بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ................................ضلع...........................صوبہ..................

بتاریخ:.....................بروز.........................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ هُوَ الَّذِيْ
بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

ترجمہ

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ الجمعہ: 1 تا 5)

23/مارچ : یومِ مسیح موعودؑ

23/مارچ 1889ء کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے حکمِ الٰہی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور یہ دن جماعت میں 'یومِ مسیح موعودؑ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جماعتیں اس دن کی مناسبت سے جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کریں گی اور اس میں اس کی تاریخ، پس منظر، بیعت کی اہمیت وضرورت اور برکات نیز آپؑ کی تعلیمات بیان کیئے جائیں گے۔

عہد انصاراللہ

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ

وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح / اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

اے میرے بندہ پرور! کر ان کو نیک اختر!

سب کام تو بنائے ، لڑکے بھی تجھ سے پائے		سب کچھ تری عطا ہے ، گھر سے تو کچھ نہ لائے
کر ان کو نیک قسمت ، دے ان کو دین و دولت		کر ان کی خود حفاظت ، ہو ان پہ تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عمر اور عزت		یہ روز کر مبارک سُبحٰن من یرانی
اے میرے بندہ پرور! کر ان کو نیک اختر		رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر ، تیرا نہیں ہے ہمسر		یہ روز کر مبارک سُبحٰن من یرانی
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو		جاں پُر زِ نُور رکھیو دل پر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو		یہ روز کر مبارک سُبحٰن من یرانی
اے میرے دل کے پیارے! اے مہرباں ہمارے!		کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گُہر یہ سارے		یہ روز کر مبارک سُبحٰن من یرانی

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

درس حدیث

عُمَيْرُ مَا فَعَلَتْ بِكَ حُمَيْرُ؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’اے عمیر، حمیر نے کیا کیا؟‘‘

ایک روز کسی بیمار بچے نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو کہانی سنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ (اس پر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’گناہ نہیں۔ کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے اور بچوں کو بہلانے کے لیے اس کو روا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک بڑھیا عورت نے آپؐ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی؟ فرمایا نہیں۔ وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے؟ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا کہ ایک صحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوہارہ کھاتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھوہارہ نہ کھا کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اس نے کہا کہ میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ ایک بچہ کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حُمیر کہتے ہیں چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام عُمیر تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ عُمَيْرُ مَا فَعَلَتْ بِكَ حُمَيْرُ؟ اے عمیر حمیر نے کیا کیا؟‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 9)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اپنی تصنیف حیات احمد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کہی ہوئی دو کہانیاں درج کرکے فرماتے ہیں: پہلی کہانی ایک گنجے اور اندھے کی تھی اس کہانی سے آپ کو یہ تعلیم دینا مقصود تھا کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر اور ان کی قدر کرو۔ سوالی کو جھڑکی نہ دو۔ خیرات کرنا اچھی بات ہے۔ اور سوالی کو کچھ نہ کچھ دینا چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اور اپنی دی ہوئی نعمتوں کو بڑھاتا ہے۔

دوسری کہانی ایک بزرگ اور چور کی تھی اس کہانی سے آپ کو یہ تعلیم دینی تھی کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ کہانی کا نتیجہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں۔ (سوانح حیات احمد جلد 1 صفحہ 197)

● ● ●

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی متقیانہ زندگی بناوے!

”اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خداترس اور خادمِ دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ پیدا کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے ہے اور منہ سے یہ کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔ لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لیے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی ہی نامور اور مشہور ہو، اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے“۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 561)

”پس وہ کام کرو جو اولاد کے لیے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجے کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 444-445)

”مختصر یہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے۔ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 70-71)

”اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے ہو۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ گویا تمہیں اسلام کے لیے کچھ غیرت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت تمہارے دل میں نہیں“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 45)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے

اس کا حصہ بننے کے لئے اپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے!

منفی سوچ کی ایک فکر انگیز مثال گزشتہ دنوں ایک خط میں میرے سامنے آئی جب ایک شخص نے لکھا کہ آج کل کی دنیا میں پیسے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ غیر اخلاقی سرگرمیوں کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ منشیات کی نئی نئی قسمیں اور ان کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ معاشرے کی عمومی بے راہ روی بڑھتی چلی جا رہی ہے لکھنے والا کہتا ہے کہ اس وجہ سے میں نے سوچا کہ شادی تو بیشک کروں یا شادی ہوئی ہوئی ہے تو بہتر یہی ہے کہ بے اولاد رہوں۔ اولاد نہ ہو۔ یہ انتہائی مایوس کن سوچ ہے۔ گویا شیطان سے ہار مان کر اس کو تمام طاقتوں کا منبع اور حامل سمجھ کر یہ بات کی جا رہی ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ میں کوئی طاقت نہیں کہ اولاد کی تربیت کے لئے ہماری کوششوں میں، ہماری دعاؤں میں برکت ڈالے (نعوذ باللہ) اور ہماری اولاد کو اور ہمیں شیطان کے حملوں سے بچائے، چاہے جتنی بھی ہم کوشش کر لیں اور دعائیں کر لیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں ہم شیطان کے چیلوں کو کھلی چھٹی دینے والے بن جائیں اور مومنین کی نسل آہستہ آہستہ ختم ہو جائے۔ یہ سوچ انتہائی خطرناک اور مایوس کُن سوچ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے کی ایسی سوچ نہیں ہو سکتی اور نہ ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اس کا حصہ بننے کے لئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنا ہے اور اپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے۔ جو ہمارے مقاصد ہیں ان کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں۔ ان کی تربیت بھی کرنی ہے کہ معاشرے کے ان سب گندوں اور غلاظتوں کے باوجود ہم نے شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دینا۔ اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ ایک عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نیک اولاد کے لئے ہمیں قرآن کریم میں دعائیں سکھائی ہیں جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا۔

ایک جگہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ذریعہ دعا سکھائی اور وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:39) اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت، اولاد عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعائیں سننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی کہ مَیں دعائیں سننے والا ہوں۔ اس لئے تم بھی کہو کہ اے اللہ تُو دعا سننے والا ہے۔ اس لئے ہماری دعائیں قبول کر اور ہمیں پاک اولاد بخش۔ (خطبہ جمعہ 17 رفروری 2012ء)

منظوم کلام

حضرت مسیح موعودؑ

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ!

نجات ان کو عطا کر گندگی سے	برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے	بچانا اے خدا! بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال	نہ آوے ان کے گھر تک رُعبِ دجّال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال	نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی امید ہے دل نے بتا دی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ!	نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ	مرے مولیٰ! انہیں ہر دم بچانا
یہی امید ہے اے میرے ہادی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تقریر: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انداز تربیت

آج خاکسار اس پُر رونق مجلس میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کا ایک مضمون (جو کہ رسالہ انصار الدین لندن میں شائع شدہ ہے) اس میں سے کچھ حصہ بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ کے مامورین اور انبیاء علیہم السلام اس لئے دنیا میں آتے ہیں تا کہ لوگ ان کو قبول کریں اور اپنی زندگیوں کو ان کی لائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اس غرض کے لیے خدا کے مامور خود بھی ان تعلیمات پر عمل کر کے ایمان لانے والوں کے لیے ایک نمونہ پیش کرتے ہیں اور اپنے ماننے والوں سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس نمونہ کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں گے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ انبیاء کی زندگی کے حالات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوں۔ اسی اصول کے پیش نظر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے حضورؐ کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی بات بھی احادیث میں بیان کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی بھی صحابہ نے جمع کئے اور آئندہ آنے والوں کے لئے زندگی کے مختلف پہلوؤں میں آپؑ کے نمونہ کو محفوظ کیا ہے۔

انسانی زندگی میں اولاد کی تربیت کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر و باہر ہے اس اہمیت کے پیش نظر آج کے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات در بارہ تربیت اولاد اور خود حضور کا اپنا نمونہ پیش ہے۔ اس بارہ میں حضور نے ہمیں بہت واضح، اہم اور بنیادی ہدایات سے نوازا ہے اور خود ان پر عمل کر کے ہمارے لئے نمونہ پیش کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’بہت سے لوگ ہیں جو اہل و عیال کا تہیہ کرتے ہیں اور ان کے سارے ہم و غم اسی پر آ کر ختم ہو جاتے ہیں کہ ان کی اولاد ان کے بعد ان کے مال و اسباب اور جائیداد کی مالک اور جانشین ہو۔ اگر انسان اسی حد تک محدود ہے اور وہ خدا کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا تو یہ جہنمی زندگی ہے۔ اس کو اس سے کیا فائدہ؟ جب یہ مر گیا تو پھر کیا دیکھنے آئے گا کہ اس کی جائیداد کا کون مالک ہوا ہے اور اس سے اس کو کیا آرام پہنچے گا۔ اس کا تو قصہ پاک ہو چکا اور یہ کبھی پھر دنیا میں نہیں آئے گا۔ اس لئے ایسے ہم و غم سے کیا حاصل جو دنیا میں جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور آخرت میں بھی عذاب دینے والا۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 598)

اس سلسلہ میں حضور نے ایک بنیادی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کے لئے کوشش اور جدوجہد اولاد کی پیدائش سے قبل شروع ہونی چاہیے اور اولاد کے پیدا ہونے کے بعد والدین کو خود اپنے اندر ایسی مثبت تبدیلی لانی چاہیے کہ بچے ان کو اپنے لئے ایک نمونہ بنائیں۔

اولاد کی خواہش ایک فطری امر ہے۔لیکن حضور کے نزدیک دیگر جملہ فطری خواہشات اور تمناؤں کی طرح اولاد کی تمنا کو بھی خدا تعالیٰ کو خوش کرنے اور راضی کرنے کے ساتھ جوڑ دینا چاہیے اور اگر انسان اپنی اس تمنا کو خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع لے آئے تو بعض اوقات خدا تعالیٰ معجزانہ طور پر بھی اولاد سے نواز دیتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام کو باوجود بڑھاپے کے اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا۔اس لئے اولاد کے طالب اگر اپنی اس فطری خواہش کو خدا کی مرضی کے تابع کرلیں تو خدا تعالیٰ ان کے ساتھ بھی یہی سلوک فرماسکتا ہے۔چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

''اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (الفرقان 75) پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 579)

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت منشی عطاء محمد صاحب پٹواری کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ان کی تین بیویاں تھیں اور شادیوں پر کئی سال گزرنے کے باوجود اولاد کسی سے بھی نہ ہوئی تھی۔انہوں نے حضور کی خدمت میں خط لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ میری بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا پیدا ہو۔جواب میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے تحریر فرمایا کہ حضور نے دعا کی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو ''فرزند ارجمند۔صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کرے گا۔مگر شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔''

منشی صاحب کہتے ہیں میں ان دنوں سخت بے دین اور شرابی کبابی راشی مرتشی تھا۔ایک احمدی بزرگ سے میں نے پوچھا کہ زکریا والی توبہ کیسی ہوتی ہے انہوں نے کہا بے دینی چھوڑ دو۔حلال کھاؤ۔نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ اور مسجد میں زیادہ آیا جایا کرو۔وہ کہتے ہیں میں نے یہ سب چیزیں چھوڑ دیں اور نماز روزہ کا پابند ہو گیا۔چار پانچ ماہ کا عرصہ گزرا تھا میں ایک روز گھر گیا تو اپنی بڑی بیوی کو دیکھا وہ رو رہی تھی۔وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے تو اس نے کہا کہ پہلے تو یہی مصیبت تھی کہ میرا بچہ نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے آپ میری دوسوکنوں کو لے آئے اب تو بالکل ہی امید ختم ہو گئی ہے کہ میرے حیض آنا ہی بند ہو گئے ہیں۔کہتے ہیں میں نے دائی کو بلایا کہ وہ بیوی کو دیکھے تو اس نے دیکھ کر کہا کہ میں تجھے ہاتھ بھی نہیں لگاتی نہ دوائی دونگی کیونکہ مجھے تو لگتا ہے کہ تیرے اندر خدا بھول گیا ہے یعنی بانجھ ہونے کے باوجود تیرے پیٹ میں تو لگتا ہے کہ بچہ ہے۔منشی صاحب کہتے ہیں میں نے بیوی کو بتایا کہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کرائی تھی مزید کہتے ہیں کچھ عرصہ بعد ہی حمل کے پورے آثار ظاہر ہو گئے وہ کہتے ہیں میں نے سب لوگوں کو بتانا شروع کر دیا کہ اب دیکھ لینا میرے لڑکا پیدا ہوگا اور ہوگا بھی خوبصورت لوگ میری بات پر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ایسا ہوا تو واقعی بڑی کرامت ہوگی۔آخر ایک رات لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت بھی تھا۔یہ لڑکا جس کا نام عبدالحق تھا جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور ایک کامیاب کامران زندگی گزار کر بڑھاپے میں فوت ہوا۔(ملخص سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 241 صفحہ 221-220)

... ابتدائی ایام میں دعویٰ سے قبل جب حضور علیہ السلام اتنے مصروف نہ ہوئے تھے خود بچوں کو پڑھاتے اور تعلیم دیتے تھے چنانچہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنے بچپن اور جوانی کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اس زمانے کے دستور کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی ان کو ابتدائی طور پر لکھنا پڑھنا سکھایا اور فارسی کی بعض کتب مثلاً تاریخ فرشتہ، گلستان، بوستان، نحو اور منطق کے ابتدائی رسالے درساً پڑھائے تھے۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ میں کتابیں سرہانے رکھ کر سو جایا کرتا تھا بہت محنتی نہ تھا۔ سبق سمجھ لیا کچھ یاد بھی رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرا پہلا سبق بھی سنا کرتے تھے میں بھول بھی جاتا مگر یہ کبھی نہیں ہوا کہ پڑھنے کے متعلق مجھ سے ناراض ہوئے ہوں یا مجھے مارا ہو۔ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناراضگی صرف دینی معاملات میں ہوتی تھی۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر 186۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ مؤلفہ شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 377)

تربیت اولاد کے لیے بچوں کے جن سے تعلقات ہوں ان پر نظر رکھنا بھی بہت ضروری امر ہے۔

چنانچہ حضرت اقدسؑ نہ صرف یہ کہ اپنے بچوں کی طرف بہت توجہ فرماتے تھے تا کہ ان کی تربیت میں کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے بلکہ ان کے دوستوں سے بھی ویسا ہی سلوک کرتے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ آپ کی سیرت مبارکہ کے اس پہلو پر یوں روشنی ڈالتے ہیں کہ: مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ صاحبزادگان کے ساتھ کھیلنے والے بچوں کے ساتھ بھی اسی طرح کا سلوک فرمایا کرتے جیسے اپنے بچوں سے شفقت فرماتے۔

ایک روز آپؑ نے ہنس کر ایک واقعہ بیان فرمایا کہ فلاں لڑکا جو آج کل افریقہ میں ملازم ہے اور ان ایام میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت اقدس کے گھر میں رہا کرتا تھا کیونکہ اس کا باپ لنگر خانہ میں کام کرتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب یا شریف احمد صاحب دونوں میں سے کسی ایک سے کہہ رہا تھا کہ ہمارا باپ تو ہم کو بہت سے آم دیتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضرت اقدس سے کہا (ان ایام میں آم آئے ہوئے تھے اور حضرت اقدسؑ بچوں کو خود تقسیم فرما رہے تھے) حضرت اقدسؑ بہت ہنسے اور بہت سے آم صاحبزادہ صاحب کو دیئے۔ آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ اپنے ہم جولیوں میں اچھی طرح تقسیم کریں۔ یہ تو ان کے ہاتھ سے دلائے۔ اور خود ان سب کو جو ساتھ ہوتے برابر حصہ دیتے اور وہ حضرت کے گھر میں ایک شاہانہ زندگی بسر کرتے۔

عام سلوک میں حضرت اقدس کو کبھی کسی سے بھی فرق نہ ہوتا۔ کھانے پینے کے لئے برابر پوری آزادی اور فراغت حاصل تھی۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 371,372 مولفہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ